صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 43

منگل 25۔اکتوبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 25۔اکتوبر 2016ء 23 محرم 1438 ہجری 25۔اخاء 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 241

صالحیت کی دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہ (یعنی سلیمان) اس کی اس بات پر مسکرایا اور کہا اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔ (النمل:20)

مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن اور ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائناکالوجسٹ کا ذکر خیر

خوش قسمت ہے وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے

نیک اور دعاگو وجود، خلافت سے اخلاص ومحبت میں بڑھے ہوئے، تمام عمر بےنفس ہو کر ایسی خدمت کی کہ جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21؍اکتوبر 2016ء بمقام بیت الذکر، ٹورانٹو، کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 21؍اکتوبر 2016ء کو بیت الذکر، ٹورانٹو، کینیڈا میں پاکستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے دس بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آغاز میں فرمایا: آج میں جماعت کے دو خادموں کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ ایک مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب اور دوسری فضل عمر ہسپتال کی شعبہ گائنی کی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ۔ فرمایا: جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا: پرانے مربی سلسلہ تھے۔ انتظامی کاموں میں بڑی خوش اسلوبی سے فرائض انجام دیتے رہے۔ 11؍اکتوبر 2016ء کو 85 سال کی عمر میں لندن میں وفات پائی۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی والدہ فاطمہ بی بی حضرت مولوی الیاس خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بڑی بیٹی تھیں۔ ان کے والد مکرم دانشمند خان صاحب نے 1921ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کی شادی 1956ء میں سلیمہ ناہید صاحبہ بنت عبدالرحمٰن خان صاحب سے ہوئی۔ ان کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ زندگی وقف کرنے کی تحریک میں آپ نے بھی اپنا نام پیش کیا۔ پارٹیشن تک قادیان میں تعلیم جاری رکھی۔ پھر حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر ربوہ میں جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نصائح کا ذکر کر کے حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں نے بھی توجہ دلائی تھی کہ مربیان کی اپنی لائبریری ہونی چاہیئے۔ حضور انور نے فرمایا: ان کو بطور نائب امام و امام بیت الفضل لندن، اخبار احمدیہ اور ریویو آف ریلیجینز کے مدیر، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیرون ممالک میں پرائیویٹ سیکرٹری، وکیل الدیوان، وکیل التصنیف اور وکیل التبشیر خدمات کی توفیق ملی۔ بعض دنیاوی کام بھی کئے۔ ممبر اور صدر روٹری کلب بھی مقرر رہوئے۔ 1968ء میں لائبیریا کے صدر کی دعوت پر بلایا گیا اور لائبیریا کا اعزازی چیف مقرر کیا گیا۔ بہت بھرپور زندگی گزاری ہے۔ خلافت سے بھی وفا کا تعلق تھا۔ دل کی تکلیف تھی۔ پھر نئی زندگی ملی۔ پھر بیماری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے نہ صرف خط لکھتے تھے بلکہ جہاں بھی ان کو پتہ لگتا کہ میں فنکشن میں شامل ہو رہا ہوں ضرور آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص و وفا سے تعلق رکھنے اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر محترمہ نصرت جہاں مالک صاحبہ کا ہے۔ 11؍اکتوبر 2016ء کو لندن میں وفات پا گئیں۔ پھیپھڑوں کے انفیکشن سے ان کی وفات ہو گئی۔ 15؍اکتوبر 1951ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی پرانے خادم سلسلہ تھے۔ ان کا آبائی وطن بجنور یوپی تھا۔ ان کے دادا حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے 1900ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور 1903ء میں ملاقات کی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر اپنے بیٹے کو وقف کر دیا تھا۔ مولانا صاحب اپنے والد کے ارشاد پر ملازمت سے استعفیٰ دے کر فوراً قادیان چلے گئے اور یہ اخلاص کا جذبہ تھا جو ڈاکٹر صاحبہ میں بھی تھا۔ تعلیم کے بعد کہیں بھی جاتیں تو لاکھوں روپیہ روزانہ کما سکتی تھیں لیکن دین اور انسانیت کی خدمت کے لئے ربوہ میں آباد ہو گئیں اور ہسپتال کی ضرورت بھی تھی اور اس کو پورا کیا۔ تمام عمر بےنفس ہو کر ایسی خدمت کی کہ جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی۔ حضور انور نے ان کی بیٹی، داماد، ڈاکٹرز اور ان کے سٹاف کے تاثرات بیان فرمائے۔ فرمایا: ان کے بارہ میں بہت سے لوگوں نے جذبات کا اظہار کیا سب بیان کرنے مشکل ہیں۔ خدا پر نہایت درجہ توکل، قرآن سے محبت، خلافت سے گہری وابستگی تھی خلافت کی اطاعت، خدمت خلق اور مریض کی شفا اور آرام ان کی پہلی ترجیح تھی۔ جماعت کے پیسے کا بہت درد رکھتی تھیں۔ کہتی تھی میرے دو بچے ہیں ایک میری بیٹی اور دوسرا میرا شعبہ ہے۔ شادی شدہ کو شادی قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتیں۔ پردہ کا بہت خیال رکھا۔ ہمیشہ پورا برقعہ پہنا۔ فرمایا: وہ لڑکیاں جو پردہ میں کام نہیں کر سکتیں ان کے لئے ایک نمونہ اور role model تھیں۔ قواعد وضوابط کی پابند تھیں۔ اپنی بیٹی کو کہا کہ تمہارے نانا جان نے دو باتیں نصیحت کیں ایک توکل علی اللہ اور دوسری خلافت سے وابستگی اور یہی تم کو نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اکلوتی بیٹی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے جو اس ماں نے اس سے توقعات رکھی ہیں ان پر پورا اترنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فضل عمر ہسپتال کو خدمت کرنے والی اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہنے والی، خلافت کی اطاعت گزار مزید ڈاکٹرز بھی عطا فرمائے اور جو موجود ہیں ان کو اس کام میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین پھر حضور انور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

یقیمون الصلوٰۃ کے معنی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

’’پس یقیمون الصلوٰۃ کے یہ معنی ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے (دین حق) کے نزدیک نماز ہی نہیں۔ کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں۔ بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جب کہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔‘‘

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خداتعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے ایک دن اس نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے بلکہ کسی چیز کو بھی ہمیشگی نہیں ہے۔ بعض انتہائی بچپن میں اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ بعض جوانی میں، بعض بڑی عمر میں ہو کر اور بعض لوگ اپنی عمر کے انتہائی حصہ کو پہنچتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَرْذَلِ الْعُمُر کہا ہے، جس عمر میں پہنچ کر پھر دوبارہ ان کی بچپنے کی محتاجی کی اور بے علمی کی حالت ہو جاتی ہے۔ آخر وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اِنَّالِلّٰہِ ...... کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور جب اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے قریبی انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، یہ دعا پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کے درجات بلند کرتا ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے لئے تسکین کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے

عزیزم رضا سلیم (ابن مکرم سلیم ظفر صاحب) متعلّم جامعہ احمدیہ یوکے کی اٹلی میں ہائیکنگ کے دوران ایک حادثہ میں ناگہانی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 ستمبر 2016ء بمطابق 16 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے ایک دن اس نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے بلکہ کسی چیز کو بھی ہمیشگی نہیں ہے۔ بعض انتہائی بچپن میں اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ بعض جوانی میں، بعض بڑی عمر میں ہو کر اور بعض لوگ اپنی عمر کے انتہائی حصہ کو پہنچتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَرْذَلِ الْعُمُر کہا ہے، جس عمر میں پہنچ کر پھر دوبارہ ان کی بچپنے کی، محتاجی کی اور بے علمی کی حالت ہو جاتی ہے۔ آخر وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کے قریبی رشتہ دار کو اپنے قریبیوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا صدمہ ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی عمر میں رخصت ہوا ہو۔ لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں جن کے اس دنیا سے رخصت ہونے پر، وفات پانے پر، افسوس کرنے والوں کا دائرہ بڑا وسیع ہوتا ہے اور اگر کوئی ایسی پسندیدہ شخصیت نوجوانی میں اور اچانک اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو دکھ اور افسوس بہت بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اِنَّالِلّٰہِ ...... کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور جب اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے قریبی انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، یہ دعا پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کے درجات بلند کرتا ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے تسکین کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے۔

پچھلے دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے عزیز، جامعہ احمدیہ کے طالبعلم رضا سلیم کی ایک حادثے کے نتیجہ میں تئیس (23) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّالِلّٰہِ ......۔ ایک عزیز نے مجھے بتایا کہ ان کے دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ اطلاع ملنے کے دو گھنٹے کے اندر ہی مرحوم کے والدین کے پاس افسوس کے لئے گئے تو کہتے ہیں کہ میری بیوی کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب عزیز مرحوم کی والدہ نے کہا کہ وہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا لیکن اس کو بلانے والا اس سے بھی پیارا ہے۔ یہ مومنانہ شان کا وہ جواب ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود کو ماننے والوں میں نظر آتا ہے۔ کوئی چیخنا چلانا نہیں، ہاں افسوس ہوتا ہے۔ اس میں انسان روتا بھی ہے۔ صدمہ کی انتہائی حالت بھی ہوتی ہے اور ماں سے زیادہ کس کو جوان بچے کی وفات کا احساس ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ کس کو تکلیف ہو سکتی ہے۔ یا باپ سے زیادہ کس کو اپنے جوان بچے کے رخصت ہونے کا احساس ہو سکتا ہے۔ باپ کے متعلق مجھے یہی بتایا گیا کہ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی انتہائی صدمہ کی حالت میں تھے۔ روئے بھی اور دعا بھی کر رہے ہوں گے لیکن جب صورتحال واضح ہو گئی، اور تھوڑی دیر بعد ہی جب یہ اطلاع ملی کہ وفات ہو گئی ہے تو اِنَّـالِلّٰہِ ...... پڑھ کر پُرسکون ہو گئے۔ پس یہی حقیقی مومنانہ شان ہے۔ جوان بچے کی اچانک موت کو اتنی جلدی بھلایا تو نہیں جا سکتا لیکن ایک مومن اپنے درد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر بیان کرتا ہے۔ روتا بھی ہے اور تسکین قلب اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا بھی کرتا ہے۔

میں جرمنی کے سفر پر تھا۔ واپسی کا سفر اس دن شروع ہوا تھا۔ سفر شروع کرنے سے پہلے ہی مجھے اطلاع ملی کہ حادثہ ہو گیا ہے اور پھر راستے میں وفات کی اطلاع بھی ملی۔ عزیز بچے کا چہرہ بار بار میرے سامنے آتا رہا۔ دعا کی توفیق بھی ملتی رہی۔ بڑا ہی پیارا بچہ تھا۔ جامعہ یوکے (UK) کے بچے باقاعدگی سے کیونکہ مجھے ملتے رہتے ہیں اس لئے ہر ایک سے ایک ذاتی تعلق بھی ہے اور ان سے واقفیت بھی ہے۔ ملاقات کے دوران اگر میرے پاس کچھ وقت ہو تو سوال و جواب بھی کر لیتے ہیں۔ اس بچے کی آخری ملاقات جب میرے ساتھ ہوئی تو کچھ سوال اس کے ذہن میں تھے۔ اس کے جواب میں کچھ وقت لگا۔ کافی تفصیل سے میں نے اس کو بتایا۔ مجھے تو یہ اس کے والد کے کہنے پر یاد آیا کہ اس ملاقات کے بعد عزیزم رضا بڑا خوش تھا کہ آج کم و بیش پندرہ سولہ منٹ کی ملاقات میں میرے سوال کا تفصیلی جواب مجھے ملا۔ ہمیشہ اس کی آنکھوں میں خلافت کے لئے ایک خاص پیار اور چمک ہوتی تھی۔ جب عزیز جامعہ میں داخل ہوا ہے تو میرا خیال تھا کہ شاید اس کو کھیل کود میں زیادہ دلچسپی ہو اور اخلاص و وفا بھی جیسا ہر احمدی کا ہوتا ہے ویسا ہی ہو گا اور اتنی بچپن کی عمر میں تو جو بچوں کا ہوتا ہے وہی ہو گا۔ لیکن اس بچے نے میرے اندازے کو بالکل غلط ثابت کر دیا۔ پڑھائی میں بھی ہوشیار نکلا۔ بیشک کھیلوں میں دلچسپی تھی۔ اور اخلاص و وفا میں بھی بہت بڑھا ہوا تھا۔ ایک جذبہ تھا کہ خلافت اور دین کی حفاظت کے لئے میں ننگی تلوار بن جاؤں اور جیسا کہ بعض حالات اس کے دوستوں نے لکھے ہیں اس نے یہ کر کے بھی دکھایا۔ بیشمار لکھنے والے اس کے دوستوں نے، اس کے کلاس فیلوز نے، جامعہ کے طلباء نے، بہن بھائی اور والدین نے مجھ سے اس کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ ایک بات تو تقریباً ہر ایک نے لکھی کہ عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے تعلق اور محبت، مہمان نوازی، جذبات کا احترام یہ اس کے خاص وصف تھے۔ ایسے لوگ جن کی ہر ایک تعریف کرتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور یہ بچہ تو دین کی خدمت کا ایک خاص جذبہ رکھتا تھا اور شاید کھیلوں اور ہائیکنگ وغیرہ میں بھی اس لئے حصہ لیتا تھا کہ صحتمند جسم دین کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ اس کے کوائف لکھنے والوں نے اس پیارے بچے کے بارے میں جو اظہار کئے ہیں وہ ہر ایک اظہار ایسا ہے جو اس کی خوبیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

مکرم رضا سلیم صاحب

عزیزم رضا سلیم جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن سلیم ظفر صاحب کے بیٹے تھے 10 ستمبر 2016ء کو اٹلی میں ہائیکنگ کے دوران ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ ...... یہ 27 ستمبر 1993ء کو گلفورڈ، یوکے (UK) میں پیدا ہوئے تھے۔ وقف نو کی تحریک میں شامل تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا محترم الہ دین صاحب کے ذریعہ آئی جن کا تعلق قادیان کے قریب ایک گاؤں سے تھا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ عزیز نے 2012ء میں جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ لیا۔ وہ اپنے خاندان میں پہلے مربی بن رہے تھے اور درجہ ثالثہ پاس کر چکے تھے اور رابعہ میں جانے والے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ وصیت کا فارم انہوں نے فل کر دیا ہوا تھا اور کارروائی ہو رہی تھی جس پر میں نے کارپرداز کو لکھا کہ وصیت ان کی منظور ہے۔ والدین کے علاوہ ان کے دو بہنیں اور دو بھائی بھی ہیں۔

حافظ اعجاز احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے استاد ہیں اور ہائیکنگ کے انچارج بھی ہیں وہ ساتھ گئے ہوئے تھے۔ وہ اس واقعہ کی کچھ تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک روز قبل پہاڑ کی چوٹی مکمل کی اور رات تقریباً پانچ سو میٹر نیچے ایک hut میں گزاری۔ اوپر سے نیچے آ گئے تھے۔ جو مشکل رستہ تھا وہ طے کر چکے تھے۔ جہاں ہمارے ساتھ تقریباً دس کے قریب دیگر ہائیکرز بھی تھے۔ صبح تقریباً 8 بجے ہم hut سے واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت موسم بھی بالکل صاف تھا۔ ہم سب قطار میں اکٹھے جا رہے تھے کہ یکدم عزیزم رضا سلیم کا پاؤں پھسلا یا کسی پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ سنبھل نہ سکے اور تیز رفتاری سے ڈھلوان ہونے کی وجہ سے آگے کی طرف بھاگے مگر قابو نہ رکھ سکے اور سر کے بل نیچے گرے انہوں نے سر پہ ہیلمٹ پہن رکھا تھا مگر اس کے باوجود نیچے گرنے کی وجہ سے سر پہ چوٹ آئی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ گرنے کے دوران میں یا پہلے ہی بیہوشی کی کیفیت تھی یا چوٹ لگنے سے پہلے ہی سانس رُک گیا تھا کیونکہ سیدھے گرے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ اتنے میں خاکسار نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر ایک اور طالبعلم عزیزم ہمایوں جو آگے جا رہے تھے ان کو آواز دی انہوں نے بھی پکڑنے کی کوشش کی۔ عزیزم ہمایوں کا ہاتھ ان کو لگا بھی مگر وہ پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ عزیزم رضا سلیم گہرائی کی طرف گر گئے۔ حادثہ دیکھ کر بعض دوسرے طالبعلموں نے بھی ان کو بچانے کے لئے نیچے جانے کی کوشش کی۔ مگر کہتے ہیں میں نے ان کو منع کر دیا کیونکہ اس وقت شاک (shock) کی وجہ سے کسی میں بھی چلنے کی ہمت نہیں تھی۔ دوسرے اس سے بڑے نقصان کا خطرہ تھا۔ بعد ازاں اس وقت راستہ پر چلنے والے دوسرے افراد کی مدد سے باقی تمام طلباء کو اوپر لے کے آیا۔ جو باقی طلباء ساتھ تھے یہ لوگ بھی کافی نیچے اتر گئے تھے۔ حادثہ کے فوراً بعد ایمرجنسی سروس کو فون پر اطلاع دی گئی اور بیس منٹ کے اندر ہیلی کاپڑا آ گیا۔ عزیزم رضا سلیم ہماری نظر کے سامنے تھا۔ ہم نے ہیلی کاپٹر کو جگہ کا بتایا جہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے اپنا آدمی اتار دیا۔ جب تک سارا گروپ ہیلی پیڈ تک نہیں پہنچ گیا اس وقت تک انہوں نے عزیزم رضا سلیم کی وفات کے متعلق کوئی اطلاع نہ دی۔ جب تمام طلباء ہیلی پیڈ کے پاس بخیریت پہنچ گئے تو ایمرجنسی سروس والوں نے عزیزم رضا سلیم کی وفات کنفرم کی۔ اس کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر قریبی شہر میں تمام طلباء کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ پہنچا دیا گیا۔ اس حادثے کے وقت موسم بالکل صاف تھا اور جس ٹریک پر ہم چل رہے تھے اس کا نام ہی نارمل ٹریک ٹو پیک ہے۔ رضا سلیم کے والد سلیم صاحب بھی وہاں گئے تھے۔ انہوں نے بھی مجھے بتایا کہ وہاں کے لوگ ملے اور لوگ تو کہتے تھے کہ بالکل نارمل ٹریک تھا۔ کوئی مشکل نہیں تھا۔ ہمارے بچے بھی یہاں سے گزرتے تھے اور ایک بوڑھا آیا اس نے بھی بتایا کہ میں روزانہ یہاں سیر کرتا تھا۔ کہتے ہیں عمومی طور پر بچے بڑے سب اس ٹریک پر چلتے ہیں۔ وہاں پر موجود لوکل لوگوں میں سے جس کو بھی اس حادثے کی خبر ملی انہوں نے کہا کہ بظاہر اس ٹریک میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی معلوم ہوتی ہے۔

بہرحال یہ ساری تفصیل تو اس لئے بھی میں نے بتائی ہے کہ بعض لوگ فونوں پر، پیغامات اور واٹس ایپ یا دوسرے ذریعوں سے بعض غلط قسم کے تبصرے بھی کر رہے ہیں کہ شاید اکیلا باہر چلا گیا تھا۔ موسم خراب تھا۔ پورے انتظامات نہیں تھے۔ لباس نہیں پہنا ہوا تھا۔ حالانکہ وہاں کے لوکل اخبار نے جو خبر لکھی ہے اس نے بھی بتایا کہ پورے طور پر جو ضروری سامان ہوتا ہے، لباس ہوتا ہے وہ ان لوگوں نے پہنا ہوا تھا۔ ایسے تبصرے کرنے والے لوگوں کو بھی عقل سے کام لینا چاہئے۔ ایسے موقعوں پر فضول تبصروں کے بجائے ہمدردی کے جذبات کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس میں نہ انتظامیہ کا قصور ہے اور نہ ہی کسی کا قصور ہے۔ بس اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوتا ہے۔ آئی تھی، پتھر پھسلا ہے یا کیا ہوا، کس طرح گرا، چکر آیا یا جو بھی وجہ ہوئی لیکن بہرحال ایک تقدیر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی اتنی ہی رکھی تھی۔ جو باقی بچے ساتھ تھے وہ بھی صدمہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہمت اور حوصلہ دے اور اپنی عام زندگی میں وہ جلد واپس آ جائیں۔ یادیں تو بھلائی نہیں جا سکتیں جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا۔ دوستوں میں ذکر چلتے بھی رہیں گے لیکن جامعہ کے طلباء کو بھی اس سے کسی بھی قسم کی مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہئے، خوف پیدا نہیں ہونا چاہئے۔

سلیم ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا۔ بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ کہتے ہیں چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ ہمیشہ سچ بولتا تھا۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہے تو چھپاتا نہیں تھا۔ اگر ڈانٹ بھی پڑے تو اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرنا اور سچ پر قائم رہنا اس کی عادت میں شامل تھا۔ بچوں سے بڑا پیار کرنے والا تھا۔ اپنی بہن کے بچوں سے بہت پیار کرتا۔ اگر وہ بہن اپنے بچوں کو ڈانٹتی تو یہ اتنا حساس تھا کہ خود رو پڑتا اور یہ کہا کرتا تھا کہ بچوں کی اصلاح مارنے سے نہیں ہو جاتی۔ میرے سے ملاقات کا پہلے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ جب بھی ملاقات ہوتی بڑا خوش ہو کے فون پہ بتایا کرتا تھا کہ آج میری ملاقات ہوئی ہے اور کہتے ہیں ہمیں بھی ان خوشیوں میں شامل کرتا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ملاقات سے پہلے دفتر میں نیل کٹر (Nail Cutter) ضرور مانگتا تھا کہ میں اندر جا رہا ہوں، مصافحہ کرتے ہوئے کہیں میرا ناخن نہ لگ جائے۔ کتنے ہیں جو اس باریکی سے احساس کرنے والے ہیں۔ دوسروں کو چیزیں دے کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ کہتے ہیں بچپن سے ہی ہم اس کے لئے چاکلیٹ یا دوسری چیزیں وغیرہ لے کر آتے تھے تو ہفتہ کا سامان لاتے تھے اور وہ اگر پہلے دن ہی اس کے ہاتھ لگ گئیں ہیں تو لے جا کے اپنے سٹوڈنٹ میں بانٹ دیا کرتا تھا۔ جامعہ میں تعلیم کے دوران بھی جو لڑکے لندن سے باہر سے آئے ہوتے تھے، weekend پہ اپنے گھروں کو نہیں جا سکتے تھے تو اپنی امی کو یا بہن کو بتا دیا کرتا تھا کہ میرے ساتھ اتنے دوست آ رہے ہیں اس لئے وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے کھانا تیار رکھیں۔ اگر کوئی چیز کھانے کے لئے اس کو دیتے کہ ہوسٹل میں جا رہے ہو یہ رکھ لو تو اگر تو وہ وافر ہوتی تو لے کر جاتا کہ میرے رُوم میٹ (Room mate) جو ہیں ان کو پوری آ جائے ورنہ چھوڑ جاتا کہ میں چھپ چھپ کے کھانے نہیں کھا سکتا۔ کہتے ہیں اپنے دوستوں کے کپڑے بھی بعض دفعہ گھر لے آتا تھا کہ میرے دوست کے کپڑے ہیں ان کو دھو کر استری کر دیں۔ بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ پوری ذمہ داری سے ہر ایک کے کام کرنا، خدمت کرنا۔ اپنی ذات کے لئے تو بیشک ہاتھ روکتا تھا، اسے کنجوسی تو نہیں کہنی چاہئے، لیکن اسراف نہیں تھا۔ دوسروں کے لئے بہت کھلا ہاتھ تھا اور وصیت بھی جیسا کہ میں نے کہا اس کی اللہ کے فضل سے منظور ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اس کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں سنتا تھا اور بات سن کے کبھی خاموش نہیں رہتا تھا۔ اگر کوئی ایسی بات سنے چاہے کوئی بھی ہو، کہتے ہیں ہمیشہ چہرہ سرخ ہو جایا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ کیونکہ بہت صابر تھا، کبھی مانگتا نہیں تھا اس لئے ہمیں اس کی ضروریات کا خود ہی خیال رکھنا پڑتا تھا۔ پڑھائی کے دوران ہمیشہ ان لڑکوں کی انگلش میں بڑی مدد کیا کرتا تھا جو یوکے (UK) سے باہر کے، خاص طور پر یورپ سے آنے والے تھے۔ بعض لڑکوں نے بھی مجھے لکھا، بڑے سینئیر لڑکوں نے بھی لکھا کہ انگلش کے پرچے کے دوران پڑھانے کی ہماری بڑی مدد کیا کرتا تھا۔ غصہ نام کی تو کوئی چیز اس میں نہیں تھی۔ ہمیشہ اس کو ہنستے مسکراتے دیکھا اور یہ ہر ایک نے یہی لکھا ہے۔ پاکیزہ مذاق خود بھی کرتا تھا اور اس سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ نماز کا انتہائی پابند۔

وقف نو میں تو تھا ہی۔ والد کہتے ہیں اس کے واقف زندگی ہونے کا اعزاز بھی اللہ تعالیٰ نے دیا۔ ہمیشہ سچ بول کر صفت صدیقی کو اپنایا اور اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ پایا۔ کہتے ہیں میری دیرینہ خواہش تھی کہ یہ مربی بن کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائے۔ انہوں نے مجھے بھی کہا تو میں نے ان کو یہی کہا تھا کہ یہ بچہ تو جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی مربی بن چکا تھا اور بعض واقعات بتاؤں گا کس طرح اس کو تربیت کا بھی، (دعوت الی اللہ) کا بھی شوق تھا اور یہ جو سفر تھا یہ بھی جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اس نے صحتمند جسم کے لئے یقیناً یہ سفر کیا اس نے اور اس لحاظ سے اس کو بھی ایک دینی سفر ہی کہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بھی بلند فرماتا رہے اور قربیوں میں جگہ بھی دے۔ ان کے والد صاحب لکھتے ہیں مانچسٹر وقف عارضی پر گیا ہوا تھا جس دن واپس آنا تھا وہاں سے کسی نے ایک لفافہ اس کی جیب میں ڈال دیا۔ اس نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں کچھ رقم تھی۔ رضا نے شکریہ کے ساتھ واپس کی اور کہا کہ انکل ہمیں یہ لینا منع ہے۔ اسی شخص نے چند دن بعد مجھے بھی خط لکھا کہ ایک چھوٹا سا بچہ جو مربی بن رہا ہے وہ یہاں آیا تھا اور ہمیں حیران کر گیا۔ اگر ایسے بچے مربی بنیں گے تو یقیناً جماعت میں روحانی تبدیلی آئے گی کیونکہ (مجھے لکھا کہ) اس طرح اسے دیا گیا اور اس نے لینے سے انکار کر دیا اور انتہائی محنت سے اپنے کام کو سرانجام دیا۔

ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے والدین اور جماعت کی اطاعت کرنے والا تھا۔ میرے ساتھ اس کا محبت کا تعلق تھا۔ ویسے تو ہر بچے کا والدین سے محبت کا تعلق ہوتا ہے لیکن اس کا پیار کا انداز بہت نرالا تھا۔ خیال رکھنے والا، بات ماننے والا، ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملہ میں بڑے ہی اچھے انداز سے بات کرتا۔ چھوٹوں اور بڑوں سے بڑے پیار سے پیش آتا۔ جب بھی گھر میں ہوتا میرے گھر کے کاموں میں مدد کرتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پوچھتا کہ آپ تھک گئی ہیں، کوئی مدد کر دوں۔ کبھی مجھے پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو نظر نہ آئیں۔ جامعہ سے واپس آتے ہی گھر میں سب لوگوں کا پوچھتا کہ پورے ہفتہ سب کیسے رہے؟ بڑی فکر سے سب کا پوچھتا۔ چھوٹا تھا تو اس وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اسلام آباد جایا کرتے تھے تو سکول سے آتے ہی بھاگ جاتا تھا کہ میں حضور کو ملنے جا رہا ہوں اور ساتھ سیر بھی کرنی ہے۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ جو ربوہ کی ہیں اور آجکل یہاں کافی بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے، ان کا ان کے گھر سے کافی تعلق تھا، کہا کرتا تھا کہ میں ان کے لئے بڑی دعا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی ان کے لئے قبول کرے۔ یہ لکھتی ہیں کہ میں نے جمعہ کی رات خواب میں دیکھا کہ میرے گھر بڑے لوگ آ رہے ہیں اور بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ میں ڈر کر اٹھی اور اپنے شوہر کو کہا کہ مجھے خواب آئی ہے جس سے میں ڈر گئی ہوں۔ اس خواب کا مجھے اچھا تاثر نہیں ہے تو صبح ہوتے ہی صدقہ دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ دفتر جاؤں گا تو صدقہ دے دوں گا۔ لیکن اس سے پہلے ہی یہ افسوسناک اطلاع آ گئی۔ والدہ کہتی ہیں کہ جب بھی کوئی کپڑا لا کر میں دیتی تو آرام سے پہن لیتا اور بڑی تعریف کرتا۔ مہمان نوازی میں تو بہت ہی بڑھا ہوا تھا۔ اگر کوئی ایک دفعہ اس کی دعوت کر لیتا تو پھر بھولتا نہیں تھا اور جب کبھی وہ کہیں ملتے یا اسلام آباد آتے تو فوراً گھر آ کر کہتا کہ فلاں فلاں لوگ آئے ہوئے ہیں کھانا بنائیں۔ ان کو کھانے پہ بلائیں۔

پھر یہ کہتی ہیں کہ اپنے ٹرپ پر جانے سے پہلے مجھے فون پر اردو میں لکھنا سکھاتا رہا کہ آپ کو دوسرے، بہن بھائیوں سے حال پوچھنا پڑتا ہے تو آپ مجھے اردو میں لکھیں اور خود میں آپ کو جواب دیا کروں گا۔ کہتی ہیں جو بھی میں نے نصیحت کی اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا اور یہی اس نے دوستوں کو بھی بتایا۔ خلافت کے ساتھ تعلق قائم رکھا۔ نظام جماعت کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کی والدہ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کہا کہ امی میرا دل کرتا ہے کہ میں اتنا اچھا مربی بنوں کہ جماعت کی بہت (دعوت) کروں اور اتنے احمدی بناؤں کہ آپ کو مجھ پر فخر ہو۔

ان کی بہن رفیعہ صاحبہ کہتی ہیں بڑا ہی پیارا بھائی تھا۔ چھوٹا تھا مگر اس کی سوچ بڑی گہری تھی۔ چھوٹا ہو کر سب کا خیال رکھنے والا اور ہر عمر کے لوگوں کے ساتھ ان کی عمر کے مطابق ہو کر بات کرتا اور آج تک کبھی اس نے کسی کا دل نہیں دکھایا۔ ہر بات کو بڑے آرام سے سنتا اور بڑی عزت کے ساتھ جواب دیتا۔

اسلام آباد میں کام کرنے کے لئے جو ورکر لوگ جاتے تھے، پہلے بعض مرتبہ وغیرہ ہوتی تھیں یا لجنہ ہال بن رہا تھا تو وہاں بھی ان کا خیال رکھنا۔ چائے پہنچانا یا دوسری کھانے پینے کی چیزیں دینا، ہر وقت ان کی خدمت کرتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ صرف یہ لڑکا ہی ہے جو ہمیں پوچھتا ہے۔

اس کے بھائی اسد سلیم کہتے ہیں کہ بہت سادہ مزاج کا حامل تھا۔ صاف اور سیدھی بات کرتا۔ ہم نے حال ہی میں عزیزم کے لئے ایک نئی گاڑی خرید کر دی اور اسے سرپرائز دیا۔ دونوں بھائی اچھے کام کرتے ہیں انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو گاڑی خرید کر دی۔ کہتے ہیں سب سے پہلی بات جو عزیزم نے اس گاڑی کے متعلق پوچھی وہ اس کی قیمت تھی اور کہا کہ بطور مربی مجھے سادہ زندگی گزارنی چاہئے اور بیش قیمت چیزیں نہیں لینی چاہئیں۔

ان کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ لکھتی ہیں۔ ایک خوبی اس میں یہ تھی کہ کسی شخص کی برائی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور اس میں یہ صلاحیت تھی کہ لوگوں کے منفی خیالات کو اچھے رنگ میں بدل دیتا تھا۔ اس کا کہنا یہی ہوتا تھا کہ ہمیں لوگوں کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اور ان کی برائیوں کے متعلق باتیں کرنے کی بجائے ان کے متعلق دعا کرنی چاہئے۔ طبیعت میں سادگی کی ایک مثال یہ ہے کہ والدہ صاحبہ اس کو عید پر نئے کپڑے خرید کر دیتیں تو وہ کپڑے پہن کر بہت فکرمند رہتا، کہیں ان کپڑوں میں ضرورت سے زیادہ تکلف اور دکھاوا نہ ہو جائے۔ اس لئے اپنی کوئی پرانی چیز، کوئی جیکٹ وغیرہ اوپر پہن لیتا۔

قدوس صاحب استاد جامعہ احمدیہ ہیں وہ بھی ساتھ تھے کہتے ہیں کہ میں بچپن سے رضا سلیم کو جانتا ہوں۔ جامعہ میں داخلہ لیا تو اس وقت میں شاہد کلاس میں تھا اس لحاظ سے کہتے ہیں خاکسار نے جامعہ میں ایک ہی سال ان کے ساتھ گزارا ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسز، اجتماعات اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں اکٹھے دینے کا موقع ملتا رہا۔ صدر خدام الاحمدیہ نے بھی مجھے بتایا کہ وہاں خدام الاحمدیہ کے اجتماعات پہ لڑکوں کے ساتھ سوال جواب میں یہ بڑا اچھا کام کرتا رہا ہے۔ قدوس صاحب لکھتے ہیں عزیزم رضا سلیم کی ڈیوٹی hygiene کے شعبہ میں لگتی تھی۔ یہاں hygiene کہتے ہیں۔ لفظ بڑا چنا ہوا ہے لیکن اصل چیز یہی ہے کہ صفائی وغیرہ کا خیال رکھنا تو کبھی بھی انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس شعبہ میں ان کی ڈیوٹی کیوں لگائی گئی ہے بلکہ وہ یہ ڈیوٹی بہت محنت، لگن اور مستقل مزاجی سے سرانجام دیا کرتا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے جامعہ میں پڑھانے کا بھی موقع ملا۔ بہت لائق طالبعلم تھا۔ کلاس میں سب سے آگے attentively بیٹھتا اور ہمیشہ مسکرا کر بات کرتا۔ مجھے یاد نہیں ہے کبھی اس نے کسی قسم کے غصہ کا اظہار کیا ہو بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا۔ کرکٹ کا بھی شوق تھا لیکن اگر سکور وغیرہ دیکھنا ہوتا تو ہمیشہ ٹیچر سے پوچھ کے جاتا۔ کہتے ہیں کہ اس ہائیک (Hike) کے دوران ہم نے ایک رات hut میں گزاری جس کے غسل خانے کے دروازے کا لاک (Lock) نہیں تھا۔ سب نے اسے کہا کہ وہ دروازے پر کھڑا رہے تو بڑی خوشی سے اس نے یہ کام کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر رات کو کسی کو جانا پڑے تو اس وقت مجھے بیشک اٹھا دینا۔ اپنے ہائیک کے دوران اپنے کلاس میٹ عزیزم ظافر کے ساتھ ہائیکنگ کے بعد کروشیا جانا تھا۔ وہاں ظافر کی آنکھ پہ چوٹ لگ گئی تو بار بار فکر کا اظہار کیا کہ فارغ ہو کر ہائیک سے نیچے جا کر انشاء اللہ تمہیں ہسپتال سے چیک اپ کروائیں گے۔ یہ لکھتے ہیں کہ رضا سلیم بہت ہی مخلص واقف زندگی تھے۔ محنت، مستقل مزاجی اور ہر ایک سے اخلاق سے پیش آنا اس کے نمایاں اوصاف تھے۔

اسی طرح ظہیر خان صاحب ایک ٹیچر ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے استاد ہیں۔ وہ بھی لکھتے ہیں کہ گزشتہ دو سالوں سے عزیزم رضا کی کلاس کو پڑھانے کی توفیق پا رہا تھا۔ خاکسار نے اس بچہ میں ایک منفرد خوبی یہ دیکھی تھی کہ جو کام اس کے سپرد کیا جاتا اسے وہ نہایت محنت، لگن اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ کرتا۔ بعض اوقات میں نے دیکھا کہ اس کام پر مامور باقی بچے اگر ادھر اُدھر چلے گئے ہیں تو یہ اکیلا اس کام کو سرانجام دے رہا ہوتا تھا اور جب تک کام مکمل نہ ہو جاتا اپنی بساط کے مطابق اس پر جتا رہتا۔ رضا سلیم کی ایک بہت پیاری عادت یہ تھی کہ کبھی غیر ضروری سوال نہیں پوچھتا تھا اور جب کبھی سوال پوچھتا تو وہ عموماً مغربی دنیا میں (دین) اور احمدیت کے بارے میں ہونے والے اعتراضات پر مبنی ہوتے اور بعض اوقات بتاتا کہ اس کی کسی غیر (-) یا غیر (از جماعت) دوست سے بات ہوئی اور

اس نے یہ سوال پوچھا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں (-) احمدیت کے دفاع اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینے کی ایک جوت جلا رکھی تھی۔ کہتے ہیں عزیزم رضا ایک دو مرتبہ میرے ساتھ گاڑی پر بیٹھا۔ لفٹ لی اور دو مرتبہ اس کی یو ایس بی سٹک (USB Stick) جیب سے گاڑی میں گر گئی اور وہ سٹک حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کی آڈیو ریکارڈنگ پر مشتمل ہوتی تھی۔ کوئی اُوٹ پٹانگ چیز نہیں ہوتی تھی۔

اسی طرح وہاں کے استاد سید مشہود احمد لکھتے ہیں کہ ٹیوٹوریل گروپ میں شامل تھا۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی غیر معمولی دلچسپی لیا کرتا تھا۔ عزیزم کا جنرل نالج دیگر طلباء کے مقابلہ پر بہت اچھا تھا۔ اور اسی طرح کہتے ہیں گزشتہ سال مقابلہ بیت بازی میں حصہ لینے کے لئے عزیز نے تقریباً پانچ سو سے زائد اشعار یاد کئے تھے اور یہ خوبی بڑی نمایاں تھی کہ اشعار کو یاد کرنے سے پہلے یہ صرف رٹّا نہیں مار لیتا تھا بلکہ ان کا مضمون سمجھا کرتا تھا اور جس کے لئے سینئر طلباء اور اساتذہ سے رہنمائی لیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں رضا سلیم کو (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ گزشتہ سال عزیزم کو وقف عارضی کے لئے وولور ہیمپٹن کی جماعت میں بھجوایا گیا جہاں عزیزم نے لیف لیٹس کی تقسیم کے علاوہ مقامی احباب جماعت کے ساتھ مل کر متعدد (دعوت الی اللہ کا) سٹال بھی لگائے اور اس دوران ان کی ملاقات ایک انگریز سے ہوئی جو مذہباً ایک فعال عیسائی تھا۔ عزیزم نے جب انہیں حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ تحقیق کی روشنی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب سے نجات پانے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے بارے میں بتایا تو وہ بہت حیران ہوا۔ بعد ازاں اس کے ساتھ اس کو (بیت) کا وزٹ بھی کروایا۔ اس کو دعوت دی اور اس کے بعد بھی اس سے مستقل (-) رابطہ رکھا۔ اسی طرح مقامی جماعت اسلام آباد اور جامعہ احمدیہ کے ساتھ لیف لیٹس کی تقسیم اور (-) سٹال کے لئے ہمیشہ تیار رہتا۔ گزشتہ سال یہاں سے ان کی کلاس کے کچھ طلباء یا جامعہ کے طلباء گرمیوں میں سپین گئے تھے اور وہاں انہیں میں نے کہا تھا کہ کم از کم پچاس ہزار لیف لیٹس، پمفلٹس تقسیم کر کے آنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گروپ نے وہاں پچاس ہزار پانچ سو لیف لیٹ تقسیم کئے۔

اسی طرح منصور ضیاء صاحب جامعہ کے استاد ہیں، لکھتے ہیں کہ بڑے ہی دھیمے مزاج کے طالبعلم تھے۔ کبھی میں نے ان کے چہرے پر تیوری یا غصہ کے آثار نہیں دیکھے۔ خلافت اور جماعتی عقائد پر ناحق اعتراض جب کسی نے کئے۔ تو اس موقع پر کہتے ہیں کہ میں نے عزیز کے چہرے پر شدید غصہ دیکھا اور کہتے ہیں یہ باتیں یہ بیّن ثبوت تھیں کہ عزیزم کے رگ و ریشہ میں خلافت سے محبت اور اس کے لئے غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہتے ہیں خلافت سے وابستگی کی ایک مثال یہ بھی ہے اور اسی طرح دینی علم سیکھنے کی بھی کہ جب بھی میں نے کلاس میں میرے خطبات کے بارے میں ذکر کیا اور خطبہ کے حوالہ سے کوئی جائزہ لیا تو عزیزم کو بہت سی باتیں یاد ہوتی تھیں۔ بڑے غور سے سننے والا تھا۔ پھر یہ بھی وہی کہتے ہیں جو سارے لکھ رہے ہیں کہ مشاہدہ کیا کہ عزیزم کو (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ سوشل میڈیا پر غیر (از جماعت) کو (دعوت الی اللہ) کرنا عزیزم کا معمول تھا اور اساتذہ کرام کی رہنمائی میں بڑی محنت کے ساتھ غیر (از جماعت) احباب کے اعتراضات کے مدلل جواب تیار کیا کرتا تھا۔

پھر ان کے ایک ہم مکتب عزیزم سفیر احمد لکھتے ہیں کہ میرا تعلق بیلجیئم سے ہے اور ان کو پتا تھا کہ میں وہاں سے ہوں اور weekend پہ گھر نہیں جاتا تو ہمیشہ weekend پہ مجھے اپنے گھر کا پکا ہوا کھانا کھلانے کے لئے ضرور لے کر جاتا۔ اسی طرح انگریزی ہماری کمزور ہے تو ہمیشہ انگریزی کو سمجھا کر پھر امتحان کی تیاری کرواتا۔

اسی طرح شاہ زیب اطہر ہے وہ بھی کہتا ہے عزیز بڑا نرم مزاج اور خوشی سے دوسروں کو ملنے والا شخص تھا۔ ہر وقت دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہنا۔ کہتے ہیں جب ہمیں وقف عارضی کے لئے بھیجا گیا اور بازار میں ہم نے (دعوت الی اللہ کا) سٹال لگایا تو دو عیسائی لوگ آئے۔ رضا نے بہت احسن رنگ میں جماعت کا پیغام پہنچایا۔ مرحوم کا علم بہت وسیع تھا اور (دعوت الی اللہ) کرنے کا بہت جذبہ تھا۔ کبھی غصہ سے بات نہیں کرتا تھا۔ لڑکوں کو اکٹھا کرتا اور پھر دوسری تفریحات کا پروگرام بھی بناتا۔ کہتے ہیں ایک واقعہ خاکسار کو یاد ہے۔ 2014ء کے اگست کی وقف عارضی کے دوران خاکسار اور رضا سلیم مرحوم نے (دعوت الی اللہ کا) سٹال لگایا ہوا تھا۔ جانے سے تھوڑی دیر پہلے برٹین فرسٹ (Britain First) والے آ گئے۔ یہ لوگ (دین) کے خلاف ہیں، لیف لیٹنگ کر رہے تھے۔ جب وہ ہمارے پاس پہنچے تو رضا سلیم سے غصہ کے انداز سے سوالات پوچھتے رہے لیکن انہوں نے حلم اور نرمی سے تمام سوالات کے جواب دیئے تو آخر پر ان کو پتا لگ گیا کہ یہ ان (-) میں سے نہیں ہے جو شدت پسند ہیں۔

اسی طرح جامعہ میں ان کے ایک پڑھنے والے ظافر کہتے ہیں کہ کلاس روم میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا تو ایک دم بورڈ مارکر ہاتھ میں لیا اور کہا کہ ظافر ہم جامعہ میں بہت وقت ضائع کر رہے ہیں اور ٹائم ٹیبل لکھنے لگا۔ فارغ وقت کو ہائی لائٹ کر کے کہتا تھا کہ ہمیں اس وقت بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے اور اس وقت کو بھی بجائے وقت ضائع کرنے کے پروڈکٹو (Productive) بنانا چاہئے۔

اسی طرح انہوں نے فارغ وقت میں اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کے مختلف subjects کے پڑھنے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر یہی لڑکا ہے جس کی آنکھ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ہلکی سی زخمی ہوگئی تھی۔ کہتے ہیں مجھے چوٹ لگی تھی اور بار بار آخر وقت تک مجھے کہتا تھا کہ ظافر جیسے ہی ہم نیچے پہنچیں گے تو ہسپتال جائیں گے تا تمہارا صحیح علاج ہو سکے اور پھر یہ کہتے ہیں کہ حادثہ سے پہلے پہاڑ سے نیچے آتے ہوئے اگر کبھی میرا پاؤں پھسلا۔ (ظافر کا پاؤں پھسلا کرتا تھا) تو مرحوم کو بڑی فکر ہوتی تھی اور کہا کرتا تھا کہ دھیان سے چلو۔ اسی طرح کہتے ہیں گزشتہ سال ہائیکنگ کے دوران مجھے اونچائی کی وجہ سے تکلیف ہوگئی جسے altitude sickness کہتے ہیں تو بار بار مجھے تسلی دیا کرتا، حال پوچھا کرتا لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ تقدیر کو کچھ اور منظور ہے۔ پھر weekend سے واپس آ کر ہمیشہ جماعت پر ہونے والے اعتراضات یاد کر کے آتا اور اپنے اساتذہ سے ان کے جواب طلب کرتا۔

اسی طرح ایک اور طالبعلم جامعہ حافظ طٰہٰ ہیں۔ کہتے ہیں کہ خلافت کا فدائی تھا۔ خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت رکھنے والا تھا۔ کسی سے خلیفہ وقت کے، نظام خلافت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ کسی ایسے شخص نے جو جماعت سے دور ہو گیا تھا خلافت کے متعلق کوئی غلط بات منہ سے نکالی تو رضا نے اسے کہا کہ میں تمہاری ساری باتیں تو سن سکتا ہوں مگر خلافت کے متعلق یا خلافت کے خلاف کوئی بات میں برداشت نہیں کر سکتا۔

پھر ایک طالبعلم دانیال لکھتے ہیں کہ پچھلے سال کی جو ہائیکنگ تھی اس کے بعد ہم سب حافظ اعجاز صاحب سے اگلی ہائیک پہ جانے کے لئے ہائیکنگ کا lesson لے رہے تھے تو یہ بہت خوش تھا اور سب ہم مل کر فون پر ویڈیو بنا کر بھیج رہے تھے۔ ہمیشہ ہمیں خوش رکھنے کی کوشش کرتا۔ یہ کوشش ہوتی کہ وقت ضائع نہ ہو۔ ہر ہفتہ کسی نئی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہوتا۔ مرحوم کی کوشش یہی رہتی کہ تہجد کا پابند رہے اور اپنے دوستوں کو بھی کہتا کہ تہجد کے وقت اگر وہ سویا ہو تو اسے سختی سے جگا دیا جائے۔ جامعہ کی پڑھائی کے علاوہ دنیاوی علوم حاصل کرنے کا بھی شوق رکھتا تھا۔ جنرل نالج اور شعر و شاعری کا بھی بڑا شوق تھا اس میں حصہ لیتا تھا۔

غرض کہ بیشمار واقعات لوگوں نے مجھے لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ وہ بچہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین (داعی الی اللہ) تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔ عزیزم کے دوست صرف اس کی خوبیاں بیان کرنے والے نہ ہوں بلکہ دوستی کا حق تو یہ ہے کہ اسے اب اس طرح ادا کریں کہ اس کی خوبیاں اپنا کر اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کی خدمت کے لئے استعمال کریں اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی ہمیشہ بہترین مددگار اور سلطان نصیر ملتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کو بھی اور بہن بھائیوں کو بھی سکون قلب عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ان لوگوں نے جس صبر کا اظہار کیا ہے اس پر ہمیشہ یہ قائم بھی رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آئندہ ہر ابتلا اور مشکل سے اللہ تعالیٰ ان سب کو بچائے۔ نماز کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ ہوگی۔ جنازہ حاضر ہے۔ میں باہر جا کر نماز جنازہ پڑھاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124417 میں نسیم اقبال

زوجہ محمد اقبال مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی محمود ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 38 گرام 570 ماشہ 148800 روپے (2) نقد رقم 3 لاکھ روپے (3) حق مہر 2000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ۔نسیم اقبال گواہ شد نمبر1۔جمشید اقبال ولد محمد اقبال مرحوم گواہ شد نمبر2۔ظہیر الدین میر ولد میر نورالدین

مسل نمبر124418 میں سیدہ فاخرہ بشارت

بنت سید بشارت احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ۔سیدہ فاخرہ بشارت گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد ناصر ولد ناصر احمد گواہ شد نمبر2۔قدرت اللہ شاد ولد حبیب اللہ شاہ

مسل نمبر124419 میں سیدہ طوبیٰ بشارت

بنت سید بشارت احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ۔سیدہ طوبیٰ بشارت گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد ناصر ولد ناصر احمد گواہ شد نمبر2۔قدرت اللہ شاد ولد حبیب اللہ شاہ

مسل نمبر124420 میں محمد عظیم

ولد غلام حسین مرحوم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان 10 مرلہ 30 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد عظیم گواہ شد نمبر1۔راجہ عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین مرحوم گواہ شد نمبر2۔نصیر احمد طارق ولد نواب الدین

مسل نمبر124421 میں صدیقہ ساجد

زوجہ رانا ساجد نعیم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موتی مسجد ڈسکہ ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 5 تولہ 215000 روپے (2) حق مہر 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔صدیقہ ساجد گواہ شد نمبر1۔ عبدالحفیظ ثاقب ولد عبدالستار طاہر گواہ شد نمبر2۔رانا ساجد نعیم ولد رانا عبدالمجید

مسل نمبر124422 میں عبدالقدیر بھٹی

ولد محمد اسماعیل قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 203۔ر ب مان والا ضلع و ملک فیصل آباد، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) ترکہ والد 2.5 مرلہ 15 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 29,500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ عبدالقدیر بھٹی گواہ شد نمبر1۔عبدالغفار ناز ولد میاں احمد دین گواہ شد نمبر2۔سعید احمد بٹ

مسل نمبر124423 میں عبدالمعظم

ولد عبدالحق قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک چراغ دین ضلع و ملک راولپنڈی، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عبدالمعظم گواہ شد نمبر1۔فواد احمد ولد خواجہ بشیر احمد گواہ شد نمبر2۔عبدالحق ولد عبدالحمید

مسل نمبر124424 میں عامر محمود

ولد محمود سعید قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ ایئر پورٹ ضلع و ملک راولپنڈی، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اگست 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ عامر محمود گواہ شد نمبر1۔سید حامد محمود بخاری ولد سید طاہر محمد بخاری گواہ شد نمبر2۔سہیل احمد ولد غلام نبی

مسل نمبر124425 میں اقصیٰ زاہد

زوجہ زاہد جاوید قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 266 کھرڑیانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) جیولری 10 تولہ 4 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔اقصیٰ زاہد گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد فرخ ولد منیر احمد چوہدری گواہ شد نمبر2۔ظہیر احمد ولد وسیم احمد ناصر

نمبر124426 میں فرخ محمود

ولد نذیر احمد قوم کھرل پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 266 Rb Khurrian Wala ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار روپے ماہوار بصورت Labour مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔فرخ محمود گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد فرخ ولد منیر احمد چوہدری گواہ شد نمبر2۔ظہیر احمد ولد وسیم احمد ناصر

مسل نمبر124427 میں سعید منصور احمد

ولد منصور احمد گجر قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 266 ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔سعید منصور احمد گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد فرخ ولد منیر احمد چوہدری گواہ شد نمبر2۔ظہیر احمد ولد وسیم احمد ناصر

مسل نمبر124428 میں حنا منصور

بنت منصور احمد گجر قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک Rb 266 ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔حنا منصور گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد فرخ ولد منیر احمد چوہدری گواہ شد نمبر2۔ظہیر احمد ولد وسیم احمد ناصر

مسل نمبر124429 میں مقصودہ اختر

زوجہ منصور احمد گجر قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک Rb 266 ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 50 ہزار روپے (2) زیور 1 تولہ 40 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔مقصودہ اختر گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد فرخ ولد منیر احمد چوہدری گواہ شد نمبر2۔ظہیر احمد ولد وسیم احمد ناصر

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہیئے۔کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خودبخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفیکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔کالی سیاہی استعمال کی جائے۔کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس،فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

قرارداد تعزیت بروفات

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ

۞ فضل عمر ہسپتال کے اراکین نے محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پیش کی۔جس میں ان کی صفات و خصائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کے مخلص رفیق حضرت مولانا ذوالفقار علی خاں گوہر صاحب آف رامپور کے فرزند حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ اور محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ کے ہاں 15/اکتوبر 1951ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔آپ نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور سے ایم بی بی ایس پاس کیا۔گائنی میں سپیشلائزیشن کرنے کے بعد دنیاوی لحاظ سے بہتر پیشکش کو ٹھکرا دیا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے 31 سال وقف کی روح کے ساتھ فضل عمر ہسپتال میں کام کیا۔ آپ کے کاموں میں حسن انتظام،نظم وضبط اور نفاست نمایاں تھیں اور آپ کا وجود ایک نافع الناس وجود تھا۔ علاقہ بھر کی خواتین نے آپ سے فیض اٹھایا۔

آپ نے شعبہ گائنی کو جدید خطوط پر استوار کیا نئے لیبر وارڈ کی تعمیر اور پھر زبیدہ بانی ونگ کے قیام اور نئے آپریشن تھیٹر کی تعمیر میں خصوصی کردار ادا کیا۔اپنے عملہ اور نئے آنے والی ڈاکٹرز کی احسن رنگ میں تربیت اور ٹریننگ کی۔آپ نے فضل عمر ہسپتال میں خدمت کے دوران بے شمار ڈاکٹرز کو ٹریننگ دی ان کی خواہش اور کوشش رہی کہ احمدی ڈاکٹرز اس فیلڈ میں آگے آئیں اور سپیشلائزیشن کریں۔اس مقصد کیلئے ان کی مسلسل ٹریننگ اور راہنمائی فرمائی۔مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ جانے والے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کو بھی ٹریننگ دیا کرتی تھیں۔ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر جانے کی سعادت حاصل کرتیں اور وہاں بھی شعبہ طبی امداد کے تحت ڈیوٹی دیتیں۔ قادیان اور انڈیا سے آنے والی خواتین کو طبی مشورے اور علاج فراہم کرتیں۔

آپ کی وفات پر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کی صاحبزادی مکرمہ ندرت عائشہ صاحبہ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔فضل عمر ہسپتال کو جلد آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (اراکین فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

درخواست دعا

۞ مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم تنویر احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب چکنمبر 265 گ ب ضلع فیصل آباد گیس سلنڈر پھٹ جانے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے ہیں۔70 فیصد جسم جھلس گیا ہے۔برن یونٹ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرمہ طیبہ طاہر صاحبہ سویڈن تحریر کرتی ہیں کہ میرے داماد مکرم ڈاکٹر عامر راجہ صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب راجہ سویڈن گزشتہ دو ہفتوں سے سر درد کے عارضہ کی وجہ سے علیل رہے ہیں۔بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرم نصیر احمد طارق صاحب سابق اکاؤنٹنٹ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے داماد مکرم شاہد انجم جاوید صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ رضیہ لقمان صاحبہ ترکہ
مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ)

۞ مکرمہ رضیہ لقمان صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5 بلاک نمبر 22 محلّہ دارالعلوم شرقی میں سے رقبہ تعدادی 1 مرلہ 223 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ ہم ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ رضیہ لقمان صاحبہ (بیٹی)
2۔مکرم حنیف احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

28۔اکتوبر2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:55 am	یسرنا القرآن
6:15 am	بیت الکرام 20فروری 2015ء
7:20 am	سپینش سروس
7:50 am	پشتو سروس
8:05 am	اوپن فورم
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	پیس سمپوزیم
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ
6:45 pm	تلاوت قرآن کریم
7:00 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:50 pm	تحریک جدید
10:30 pm	خطبہ جمعہ Live

29۔اکتوبر2016ء

12:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 28۔اکتوبر2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	پیس سمپوزیم
7:10 am	خطبہ جمعہ 28۔اکتوبر2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:25 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے خطاب 7فروری 2010ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں

1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 28۔اکتوبر2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	میدان عمل کی کہانی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے خطاب

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

تاریخ عالم 25۔اکتوبر

☆1903ء: آج کے دن حضرت اقدس مسیح موعود کی دعائے خاص سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیٹے نواب عبدالرحیم صاحب کی معجزانہ شفایابی کا واقعہ پیش آیا۔

☆1945ء: براعظم ایشیا کے مشرق میں دو ممالک چین اور جاپان کے درمیان تائیوان کا علاقہ ہمیشہ سے جھگڑے کی وجہ رہا ہے۔ آج کے دن چین نے تائیوان کو اپنی عملداری میں شامل کرلیا کیونکہ ادھر جاپان اتحادی افواج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی وجہ سے مشکلات کا شکار تھا۔

☆1962ء: مشرقی افریقہ کے ملک یوگنڈا کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

☆1400ء: انگریزی ادب کے باپ کے نام سے موسوم "جیفری چوسر" کی آج کے دن وفات ہوئی۔ یہ صاحب شاعر، ادیب، فلاسفر، بیوروکریٹ اور سیاست دان تھے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel:061-6779794,061-6563536

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD
State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
Student can contact us from any city & any country
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 25/اکتوبر

طلوع فجر	4:56
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:28
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	32 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

مجلس نابینا ربوہ کی واک

مجلس نابینا ربوہ نے بصارت سے محروم افراد کے عالمی دن 15/اکتوبر کی مناسبت سے مورخہ 16/اکتوبر 2016ء کو دیگر پروگراموں کے ساتھ مجلس نابینا ربوہ کی اجتماعی واک کا ایک پروگرام بھی کیا۔ یہ واک دن 11 بجے خلافت لائبریری کے سامنے سے صدر انجمن اور تحریک جدید دفاتر کے درمیان موجود سڑک پر ہوئی۔ محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ربوہ اور بعض بزرگان سلسلہ کی معیت میں سب ممبران مجلس نابینا ربوہ نے اس اجتماعی واک میں حصہ لیا۔ اس اجتماعی واک کا مقصد نابینا افراد کی حوصلہ افزائی اور اس عالمی دن کی اہمیت کو واضح کرنا تھا۔ نیز یہ بتانا مقصود تھا کہ نابینا افراد بھی ہمارے اس معاشرے کا مفید وجود ہیں۔

☆............☆............☆

پودے آلودگی سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں

سٹی پبلک سکول
(دارالصدر جنوبی ربوہ)
میل فی میل کوالیفائیڈ اساتذہ کی ضرورت ہے
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

FR-10